یہ باغبان لم یزلی کا ظہور ہے
ہر پیڑ پھول پھل میں محمد کا نور ہے

چمن احمدی

بار سیوم

حصہ دوم

خادم قوم شیدا الاسلام خادم عبدالرحمٰن پنجابی
گلی جامن والی دہلی

حسب فرمائش
شیخ وزیر حسین فضل حسین بکڈپو دہلی

(تجلی برقی پریس میں)

غزل مولوی امیر احمد میرٹھی

اے عشق تیرا ہو برا تو نے بہت ستائے دل
حُسن کی چوری تو کرے پھر کیوں سزا یہ پائے دل

دیتا ہوں دل تو میں تجھے لیکن یہ شرط ہے مری
جس میں کہ بوئے وفا کی ہو مجھ سے وہی ملائے دل

صدمہ اٹھا چکا ہوں میں اسلئے ڈر ہے یہ مجھے
پہلی طرح سے جان من پھر نہ غضب یہ ڈھائے دل

معشوق ہو تو با وفا شکل میں گرچہ ہو برا
اچھا وہی ہے دلربا دل کو جو دل سے چاہے دل

ایسے خفا تم ہو گئے خواب میں بھی نہ لی خبر
سامنے جبکہ تم نہ ہو. کس طرح چین پائے دل

یار خفا ہوا ہے جی ایک نقش مجھے دو پیر جی
نقش بھی ہو تو ایسا ہو پیتے ہی جو ملائے دل

ہو گئے جب سے تم جدا ہجر میں. میں تو مر مٹا
پہلو میں جبکہ تم نہ ہو کس طرح چین پائے دل

تم کو طبیبوں کیا غرض جائیگا تم سے کب مرض
تھک گئے وہ مسیحا بھی دے نہ سکے دوائے دل

غزل نعتیہ

محمدؐ پہ دل مبتلا ہو رہا ہے
یہ بندہ رقیب خدا ہو رہا ہے

جگر کہا کے دل کی طرف ہے نظر کیوں
غم ہجر احمد یہ کیا ہو رہا ہے

یہ غم جائے نہ دل سے نہ موت آئی غم میں
ہمارا عجب ماجرا ہو رہا ہے

دکہایا نہ ابتک مدینہ خدا نے
اثر کیا حریف خدا ہو رہا ہے

خبر اب تو ممتاز کی لے مسیحا
کہ اب درد دل میں سوا ہو رہا ہے

غزل

کہتے ہیں لوگ کشتہ تیغ ادا مجھے
تم ہی نظر اٹھا کے ذرا دیکھنا ..... مجھے

میں کیا مٹا کہ عشق کی دنیا ہی مٹ گئی
اب ڈہونڈتی پھرا کرے انکی جفا مجھے

قدرت کے انتخاب کے قربان جایئے
تم کو دیا ہے حسن دل مبتلا مجھے

اک تیر تھا جو میرے جگر میں اُتر گیا
تیرا عدو گو دیکھہ کے پھر دیکھنا ہے مجھے

مانو نہ مانو ہے یہ میرے عشق کا اثر
تم دیکھتے نگاہیں اٹھا کے ہو بھلا مجھے

کیا مزہ ہو میری خوشامد کرے وہ شوخ
جلتے رہیں رقیب اور آئے مزہ مجھے

میرے حواس کھو گئے دنیا میں اے لطیف
بھولا ہوا ہے جادۂ راہ فنا مجھے

غزل

شغل گر ڈھونڈتے ہو دل کے بہلے کیلئے
دل میں آ بیٹھو کلیجہ مرا ملنے کے لئے

روز پیتا نہیں پی لیتا ہوں گا ہے گاہی
وہ تھوڑی سی مزہ منہ کا بدلنے کیلئے

غم کی دیوار کھڑی رہتی ہے دل کے اندر
میرے ارماں مچلتے ہیں نکلنے کے لئے

چھید کر تیر سے سینہ میرا فرماتے ہیں
راہ کر دی تیرے ارماں نکلنے کیلئے

کوچۂ زلف میں کیوں ہو کریں کہاں امیر
کیا ترے آنکھ نہ تھی دیکھ کے چلنے کیلئے

غزل

لائے جبریل جو خوشنما جھولنا　　نور والوں کا ہے نور کا جھولنا
حوریں گاتی ہیں جھولا جھلاتی ہی ہیں　　دل سے حضرت پہ قربان جاتی ہی ہیں
شاد ہو ہو کے وہ مسکراتی ہی ہیں　　بل کے نغمۂ دلکش سناتی ہی ہیں
جھولتے ہیں حبیب خدا جھولنا

باادب ہیں فرشتے کھڑے جابجا　　شاد ہیں دیکھکر جھولنا شاہ کا
دیکھ لیتا ہے جو شاہ کا جھولنا　　اسکو خوش کہنا یہ ہی پڑ گیا
ہے عجب شاہ کا مرحبا جھولنا

خود خدا ہی تو مشتاق ایسا ہوا　　پردۂ غیب سے آ رہی ہے صدا
میرے محبوب میں تجھپہ شیدا ہوا　　تو اک بار بھی جھولنا جھولتا
جھولتا جا میرے دلربا جھولنا

آمنہ کا جو دل شاد ہونے لگا　　گھر جو اجڑا تھا آباد ہونے لگا
دور گلشن سے صیاد ہونے لگا　　قید سے مرغ آزاد ہونے لگا
شان حق ہے کہ ہے شاہ کا جھولنا

یا نبی میں بھی حاضر ہوتا وہاں　　تھوڑی تعریف جھولنے کی کرتا بیاں

ذکر رہتا ہی ہر گھڑی   شان جھولے کی شعر و میں کرتا عیاں
شوق گر دیکھتا آپ کا جھولنا

غزل

لحد میں روشنی کیواسطے سامان لایا ہوں
اندھیرا گھر سنا تھا شمع ایمان لایا ہوں

جو پوچھے گا خدا مجھ سے تو کیا لایا ہے دنیا سے
تو کہدونگا ترے دیدار کا ارمان لایا ہوں

الٰہی بخش دینا حشر میں مرے گناہوں کو
کہ دنیا میں ترے محبوب پر ایمان لایا ہوں

مرے ماتھے پہ سجدونکا نشان تو دیکھ رضوان
میں اپنے جنتی ہونیکی پہچان لایا ہوں

جو دل مانگو تو دل حاضر جو جان مانگو جان حاضر
جو سر مانگو تو سر حاضر یہ سب سامان لایا ہوں

بنایا ہے مجھے اس گیسو والے نے دیوانہ
میں اس پہ نذر کرنے کو یہ اپنی جان لایا ہوں

نکیروں چھیڑتے کیوں ہو کلیجہ چیر کر دیکھو
میں اپنے دل میں عشق سید ذیشان لایا ہوں

غزل

کلیجہ تھام کر جب دل جلے فریاد کرتے ہیں
بتانے سنگ دل اس دم خدا کو یاد کرتے ہیں
سمجھتے ہیں کہ ہم کو ایک دن معشوق بنا ہے
فلک سے پوچھتے ہیں کس طرح فریاد کرتے ہیں
جنہیں ہے عشق صادق وہ کب فریاد کرتے ہیں
لبوں پر مہر ہے خاموشی دلو نمیں یاد کرتے ہیں
ہماری بے خودی کا حال وہ پوچھے تو قاصد
تو کہنا ہوش اتنا ہی کہ تم کو یاد کرتے ہیں
ذرا ملنا ذرا کھینچنا ذرا زخمی ذرا گرمی
مزے لیکر وہ عشاق پر بیداد کرتے ہیں
جلیل آساں نہیں آباد کرنا گھر محبت کا
یہ ان کا کام ہے جو زندگی برباد کرتے ہیں

شیخ وزیر حسین فضل حسین بکڈپو گڑھیا ماں دہلی

مختصر فہرست مضامین فضل حسین بکڈپو دہلی

ناشر شیخ وزیر حسین فضل حسین بکڈپو محلہ گڑہیا دہلی